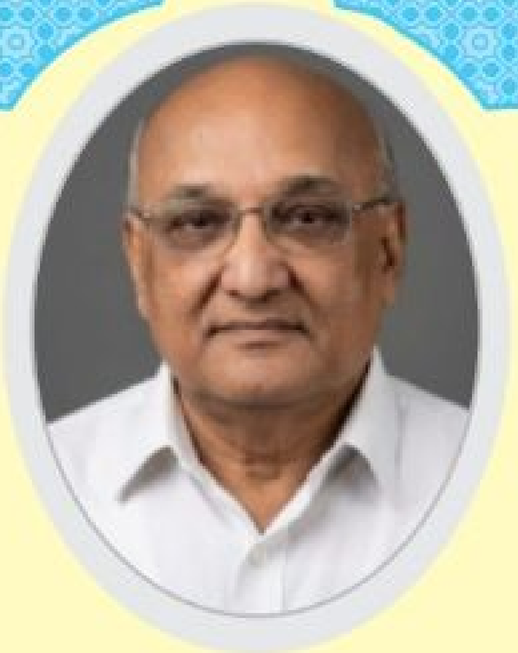

امجد اسلام امجد

(۱۹۴۴ء۔ ۲۰۲۳ء)

www.ilmkidunya.com

امجد اسلام امجد لاہور میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان مسلم ماڈل ہائی سکول، لاہور سے پاس کیا۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے بی۔ اے اور اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے ایم۔ اے اردو امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔ وہ پنجاب یونیورسٹی لٹریری سوسائٹی کے چیئرمین اور جامعہ کے ادبی مجلّے ''محور'' کے مدیر بھی رہے۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد انھوں نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز گورنمنٹ ایم۔ اے۔ او کالج، لاہور سے کیا۔ چلڈرن لائبریری کمپلیکس لاہور اور اردو سائنس بورڈ لاہور سے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے وابستہ رہے۔ بعدازاں وہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور (کالعدم) کے شعبہ نصاب کے ڈائریکٹر بھی رہے۔

امجد اسلام امجد ایک صاحبِ اسلوب ادیب تھے۔ اگرچہ انھوں نے ڈراما نگاری، تنقید اور سفرنامہ نگاری سمیت مختلف اصنافِ ادب میں طبع آزمائی کی، تاہم ان کی بنیادی شناخت ایک صاحبِ اسلوب شاعر کی حیثیت سے قائم ہوئی۔ ان کی شاعری میں کلاسیکی روایت اور جدید رجحانات کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ انھوں نے غزل اور نظم دونوں اصناف میں کامیابی سے طبع آزمائی کی۔

امجد اسلام امجد کی اہم شعری تصانیف میں ''برزخ''، ''ساتواں در''، ''فشار''، ''ذرا پھر سے کہنا''، ''محبت ایسا دریا ہے''، ''بارش کی آواز''، ''شام سرائے'' اور ''اتنے خواب کہاں رکھوں گا'' وغیرہ شامل ہیں۔

حکومتِ پاکستان کی طرف سے انھیں تمغا برائے حسنِ کارکردگی اور ستارۂ امتیاز کے اعزازات سے نوازا گیا۔

سبق: ۱۶

نئی نسل کا نوحہ

تدریسی مقاصد:

- ☆ نظم کے معانی ومفاہیم کا ادراک حاصل کرنا
- ☆ نسلِ نو کے رویوں اور معاشرتی تبدیلیوں کا تنقیدی جائزہ لینا
- ☆ نظم کے شعری وادبی محاسن سے روشناس ہونا

www.ilmkidunya.com

مَیں سوچتا ہوں
لکھا ہے جو کچھ، پڑھا ہے جو کچھ، وہ کس لیے تھا
کہاں سے پوچھوں!
وہ کس لیے ہے کسے بتاؤں!
مجھے عقیدوں کے خواب دے کر کہا گیا ان میں روشنی ہے
چمکتی قدروں کی چھب دکھا کر مجھے بتایا یہ زندگی ہے
سکھائے مجھ کو کمال ایسے
یقیں نہ لائیں سکھانے والے اگر انھیں کو میں جا سناؤں
میں کُہنہ آنکھوں کی دسترس میں نئے مناظر کہاں سے لاؤں
کہاں پہ جنسِ کمال رکھوں، خیالِ تازہ کہاں سجاؤں
زمین پاؤں تلے نہیں ہے، تو کیسے تاروں کی سَمت جاؤں
پرانی قدریں جو محترم ہیں
انھیں سنبھالوں یا آنے والے نئے عقیدوں کا بھید پاؤں

وہ سب عقید ے، تمام قدریں، خیال سارے
جو مجھ کو سکّے بنا کے بخشے گئے تھے میرے حواسِ خمسہ سے معتبر تھے
جب ان کو رہبر بنا کے نکلا
تو مَیں نے دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں کچھ نہیں ہے
مَیں ایسے بازار میں کھڑا ہوں جہاں کرنسی بدل چکی ہے

(برزخ)

مشق

۱۔ نظم کے متن رکھتے ہوئے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) لکھا ہے جو کچھ ______ ہے جو کچھ وہ کس لیے تھا
(ب) مجھے ______ کے خواب دے کر کہا گیا، ان میں ______ ہے
(ج) چمکتی قدروں کی ______ دکھا کر مجھے بتایا یہ ______ ہے
(د) میں ______ آنکھوں کی دسترس میں نئے ______ کہاں سے لاؤں
(ہ) کہاں پہ ______ کمال رکھوں، خیال ______ کہاں سجاؤں

www.ilmkidunya.com

۳۔ زیرِنظرنظم کے اہم نکات مدِنظر رکھتے ہوئے خلاصہ تحریر کریں۔
۴۔ اس نظم کا بغور مطالعہ کریں اور بتائیں کہ نئی نسل کس کش مکش کا شکار ہے؟
۵۔ علّامہ اقبالؒ کے اس شعر کی روشنی میں نظم ''نئی نسل کا نوحہ'' کا تجزیہ کریں:

آئینِ نَو سے ڈرنا طرزِ کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

۶۔ ایک پُرانے سکّے کی آپ بیتی تحریر کریں۔
۷۔ ''روایتی نظامِ اقدار اور جدید طرزِ حیات'' کے موضوع پر مضمون قلم بند کریں۔

آزاد نظم:

نظم کی بہت سی قسمیں ہیں۔ آزاد نظم ایک جدید قسم ہے جو انگریزی ادب سے اردو میں آئی۔ اس نظم میں کسی خاص بحر کی پابندی تو کی جاتی ہے لیکن قافیہ / ردیف اور ارکان کے مساوی ہونے کی پابندی نہیں کی جاتی۔ مصرعوں کے ارکان کم، زیادہ یعنی چھوٹے بڑے ہو سکتے ہیں۔ اس نظم کے ذریعے سے شاعر آسانی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے۔

۸۔ اُردو میں آزاد نظم کے شاعروں میں ن۔م راشد، میراجی اور مجید امجد کے نام اہمیت کے حامل ہیں۔ طلبہ مجید امجد کی نظم ''طلوعِ فرض'' تلاش کریں اور اس پر اظہارِ خیال کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ ''ذہنی دباؤ پر قابو پانا'' کے موضوع پر ایک فکری نوٹ قلم بند کریں۔

☆ امجد اسلام امجد کی کتاب ''محبت ایسا دریا ہے'' انٹرنیٹ سے تلاش کریں اور اپنی پسندیدہ نظم بزمِ ادب میں سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ طلبہ سے نئی اور پرانی نسل کے مسائل سے متعلق سوالات کریں۔

☆ نظم مؤثر انداز میں پڑھیں اور چند طلبہ سے بھی بلند خوانی کروائیں تا کہ تلفظ اور روانی بہتر ہو۔

☆ نظم کے مشکل مقامات کو سہل بنا کر پیش کریں۔

☆ نظم کے موضوع پر گروہی مباحثہ کروائیں۔

www.ilmkidunya.com